اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 628:

تشہد میں اشارہ کرنے کے بعد انگلی کو حرکت دینے کا حکم

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تشہد میں اشارہ کرنے کے بعد انگلی کو حرکت دینے کا حکم:

سنت یہ ہے کہ نماز کے قعدہ میں تشہد پڑھتے وقت دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اس طرح اشارہ کرے کہ ”لَا إِلٰهَ“ پر شہادت کی انگلی کو اوپر اٹھا کر قبلہ کی طرف اشارہ کرے، اور ”إِلَّا اللّٰهُ“ کہتے وقت اس کو جھکا دے، پھر اس کے بعد انگلی کو مزید حرکت دینے سے اجتناب کیا جائے، مطلب یہ کہ احناف تشہد کے مذکورہ اشارے کے بعد بار بار انگلی کو حرکت دینے کے قائل نہیں، بلکہ بعض حضرات نے اس کو مکروہ بھی لکھا ہے۔(دیکھیے: اعلاء السنن)

احناف کا یہ مذہب صحیح حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس ﷺ کا یہی معمول نقل فرمایا ہے کہ حضور اقدس ﷺ تشہد میں اشارہ کرنے کے بعد انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔

- سنن النسائی میں ہے:

١٢٦٩- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا.

یہ حدیث سنن ابی داود سمیت متعدد کتب میں موجود ہے۔

فائدہ:

1۔ مذکورہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح اور معتبر ہے جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، اس لیے یہ قابلِ استدلال ہے۔

- دیکھیے فیض القدیر:

٧٠٥٦- (كان يشير في الصلاة) أي يومئ باليد أو الرأس يعني يأمر وينهى ويرد السلام وذلك فعل قليل لا يضر ذكره ابن الأثير، أو المراد يشير بأصبعه فيها عند الدعاء كما صرحت به

رواية أبي داود من حديث ابن الزبير ولفظه: كان يشير بأصبعه إذا دعا ولا يحركها ولا يجاوز بصره إشارته. قال النووي: سنده صحيح. قال المظهري: اختلف في تحريك الأصبع إذا رفعها للإشارة، والأصح أنه يضعها بغير تحريك. (باب كان)

- مرقاۃ المفاتیح بھی دیکھیے:

٩١٢- (وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ إِذَا دَعَا») ، أَيْ: إِذَا دَعَا اللهَ بِالتَّوْحِيدِ (وَلَا يُحَرِّكُهَا): قَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَا يُحَرِّكُ الْأُصْبُعَ إِذَا رَفَعَهَا لِلْإِشَارَةِ، وَعَلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ، (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ): قَالَ النَّوَوِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، نَقَلَهُ مِيرَكُ، وَهُوَ يُفِيدُ التَّرْجِيحَ عِنْدَ التَّعَارُضِ عَلَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ مَسْكُوتٌ عَنْه. (بَابُ التَّشَهُّدِ)

2۔ ما قبل میں ذکر کی گئی ''مرقاۃ'' کی عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذکورہ حدیث میں دعا سے مراد تشہد ہے۔

3۔ مذکورہ حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا معمول بیان کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا معمول یہ تھا کہ وہ تشہد میں اشارہ کرنے کے بعد سلام تک انگلی کو حرکت نہیں دیا کرتے تھے، اور یہ بات بھی اس عمل کی ترجیح کے لیے کافی ہے۔ (دیکھیے: اعلاء السنن)

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
24 شوال المکرم 1442ھ/ 5 جون 2021
03362579499